15197
1/2/0

137 ص

day / date:

بخدمت جناب مفتی صاحب
دارالعلوم کراچی کورنگی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
جناب عالی

عرض یہ ہے کہ میں ولایت بی بی زوجہ محمد منظور مرحوم جنکا دو سال پہلے انتقال ہو چکا ہے میرے شوہر کے نام پر ایک مکان ہے جسکی مالیت 50 لاکھ مقرر ہو چکی ہے اس گھر پر میرے بڑے بیٹے نے قبضہ کیا ہے اور بیچنے نہیں دے رہا ہے اس لئے میں نے عدالت میں کیس بھی کیا ہے۔
لڑائی جھگڑے کی وجہ سے میں کرائے کے گھر میں اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ رہتی ہوں میرے شوہر بیمار تھے اس کے علاج پر بھی 3 لاکھ 80 ہزار کا قرضہ بھی ہے

میں وہ گھر بیچ کر قرضہ ادا کر کے باقی شریعت کے مطابق تقسیم کرنا چاہتی ہوں حصہ داروں میں میں خود 2 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۳/۱۹۹۱
جامعہ دارالعلوم کراچی

واضح رہے کہ میرے شوہر کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں ایک بیوہ ولایت بی بی، دو بیٹے (احسان اللہ رضوان اللہ) پانچ بیٹیاں (سبحانیہ، شمع حمیدہ، منیرہ، عابدہ، ام طاہرہ) حیات تھیں۔

فقط
ولایت بی بی
زوجہ محمد منظور مرحوم
26-6-2018

مرحوم کے والدین، دادا دادی اور نانی کا انتقال مرحوم کی زندگی میں ہو گیا تھا۔
پھر اسکے بعد مرحوم کی بیٹی حمیدہ کا انتقال ہوا ہے ان کے ورثاء میں مرحومہ کا شوہر پانچ بیٹے (یوسف، آصف، یعقوب ادریس، یونس) اور تین بیٹیاں (زیبا، فاطمہ، سعدیہ) اور والدہ حیات ہیں۔

(جواب مسلسل ہے)

اب سوال یہ ہے کہ میراث کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ مرحوم کے اوپر جو 3 لاکھ 80 ہزار قرضہ ہے اسکے بارے کیا حکم ہے؟

ولایت بی بی بیوہ محمد منظور
مکان نمبر 591/کے 16 جوہر کالونی منگھو پیر کراچی 0343-1814234

KAGHAZ www.kaghaz.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًاو مصلیًا

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق بیٹے کا اپنے حصے کے علاوہ دوسروں کے حصوں پر ناحق قبضہ کرنا جائز نہیں ہے، اس پر لازم ہے کہ درج ذیل تفصیل کے مطابق والد مرحوم کا ترکہ تقسیم یا فروخت کرکے تمام ورثاء کو ان کا حصہ دے۔

احادیث میں ورثاء کو ان کا شرعی حصوں سے محروم کرنے پر سخت وعید وارد ہوئی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے

صحيح البخاري- (ص: ٢٩١)

٢٤٥٤ - حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا موسى بن عقبة عن سالم عن أبيه - رضي الله عنه - قال قال النبي ? **من أخذ من الأرض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين**

ترجمہ

جو شخص زمین کا کوئی حصہ بھی ناحق لے گا(یعنی کسی کی زمین کا کوئی بھی قطعہ ازراہ ظلم وزبردستی لے گا)تو قیامت کے دن اسے زمین کے ساتویں طبقہ تک دھنسایا جائے گا۔(مظاہر حق جدید ۳/ ۱۶۲)

مشكاة المصابيح (٢/ ١٦٨)

وعنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : **" أيما رجل ظلم شبرا من الأرض كلفه الله عز وجل أن يحفره حتى يبلغ آخر سبع أرضين ثم يطوقه إلى يوم القيامة حتى يقضى بين الناس "** . رواه أحمد

ترجمہ

جو شخص (کسی کی) بالشت بھر زمین ازراہ ظلم لے گا، اسے (اس کی قبر میں) اللہ تعالی اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ اس زمین کو ساتویں طبقہ زمین تک کھودتا رہے، پھر وہ زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائیگی، اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہے گا، تا آنکہ لوگوں کا حساب کتاب ہو جائے۔ (مظاہر حق جدید ۳/۱۶۳)

دار الافتاء

(الف)۔۔۔ مرحوم محمد منظور نے نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان سمیت جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد مثلاً پلاٹ، نقدرقم، سوناچاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحوم کاوہ قرض جوان کاکسی پر ہو اور مرحوم نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیاہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑاہے وہ سب ان کاترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کردیئے ہوں، توان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔البتہ اگر مرحوم کے ذمہ کسی کاکوئی واجبُ الاداء قرض ہو(جیسے سوال میں تین لاکھ اسی ہزار روپے ذکر کئے گئے ہیں) تواسکے ترکہ سے وہ اداکیاجائے، نیز اگر مرحوم نے اپنی بیوی کامہر ادانہ کیاتواس کے ترکہ سے بیوہ کامہر بھی اداکیاجائے گا،اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس پر بقیہ ترکہ کے ایک تہائی(1/3) مال کی حد تک عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل بہتّر(72) برابر حصے کرکے بیوہ کو(9) نو حصے، دونوں بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو چودہ(14) حصے اور پانچ بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو سات(7) حصے دیدیں۔

تقسیم کانقشہ یہ ہے

مسئلہ:۸/ ۷۲ — محمد منظور مرحوم — مضروب:۹

میت

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۱	۷						
۹	۶۳						
۹	۱۴	۱۴	۷	۷	۷	۷	۷
۱۲٫۵[illegible]	۱۹٫۴۴۴٪	۱۹٫۴۴۴٪	۹٫۷۲۲٪	۹٫۷۲۲٪	۹٫۷۲۲٪	۹٫۷۲۲٪	۹٫۷۲۲٪

دارالافتاء

(ب)۔۔۔اس کے بعد مرحومہ حمیدہ کی میراث کی تقسیم کاطریقہ یہ ہے کہ مرحومہ حمیدہ کواپنے مرحوم والد منظور سے ملنے والے سات(7) حصے سمیت مرحومہ نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد مثلاً پلاٹ، نقدرقم، سوناچاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحومہ کاوہ قرض جوان کاکسی پر ہو اور مرحومہ نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیاہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑاہے وہ سب ان کاترکہ ہے، مرحومہ کے کفن ودفن کے اخراجات ان کے شوہر پر واجب ہیں۔اس کے بعد مرحومہ کے ترکہ سے اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق قرض اور وصیت ادا کی جائے گی اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل ایک سو چھپن(156) برابر حصے کرکے شوہر کو انتالیس(39) حصے، والدہ کو چھبیس(26) حصے، پانچوں بیٹوں میں سے ہر

(جاری ہے۔۔۔)

بیٹے کو چودہ (14) حصے اور تینوں بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو سات (7) حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ: ۱۵۶/۱۲ حمیدہ مرحومہ مضروب: ۱۳

میت

شوہر	والدہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۳	۲	۷							
۳۹	۲۶	۹۱							
۳۹	۲۶	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۷
۲۵٪	۱۶٫۶۶۶٪	۸٫۹۷٪	۸٫۹۷٪	۸٫۹۷٪	۸٫۹۷٪	۸٫۹۷٪	۴٫۴۸۷٪	۴٫۴۸۷٪	۴٫۴۸۷٪

القرآن الكريم [النساء : ۱۲،۱۱]

{ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (۱۱) وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ..................... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵/شوال/۱۴۳۹ھ

10/جولائی/2018ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۶/شوال/۱۴۳۹ھ

۱۱/جولائی/2018ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۳/۱۹۹۱

الجواب صحیح

محمد معصوم عفی عنہ

۲۶/۱۰/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی